Open Access
Received 14 June 2022 Accepted 28 June 2022
ISSN E: 2790-7694, ISSN P: 2790-7686
http://www.al-asr.pk

مفتی محمد شفیع عثمانی کی تطبیق احادیث میں خدمات

Mufti Muhammad Shafi Usmani's Services in the Implementation of Hadith

Dr Ghulam Mustafa Anjum
Senior Khateeb Auqaf Punjab, Lahore

Dr. Muhammad Sarwar
Assistant Professor
University of Veterinary & Animal Sciences, Lahore
sarwarsiddique@uvas.edu.pk

Dr. Azhar Farid
Assistant Professor Department of Islamic Studies ICBS, Lahore

ABSTRACT

Deobandi scholars are well known for their involvement in theology. The various arts of Hadith Pak, the texts and collections of Hadith Pak are such books in the interpretation of Hadith and important books of Hadith of Indian scholars in this era which have been honorably accepted by all the scholars. Among them Shaykh Muhammad Ashraf Ludhianvi Sharh Sunan Abi Dawood is the same as Shaykh Khalil Ahmad Saharanpur i's Bazal Al-Majhood per Sharh Sunan Abi Dawood Allama Abdul Rahman Mubarakpuri's Tahfat Al-Ahwazi per Sharh Sunan Al-Tirmidhi Al-Sharh Mutta Al-Imam Malik, Faiz Al-Bari, which is the commentary of Allama Anwar Shah Kashmiri on Sahih Bukhari, all these books have always been the best books and references among the students and scholars of Hadith. Shaykh-ul-Hadeeth is the book of Maulana Obaidullah Mubarakpuri which has come out in four volumes so far. And useful additions and all worthwhile in their place There are uses but it is impossible to use all of them at the same time.
Keywords: Services in Hadith, Applicable, Contradictory Hadiths

ابتدائیہ:

علمائے دیوبند کی علوم دینیہ میں مشغولیت مشہور ہے۔حدیث پاک کے مختلف فنون، حدیث پاک کے متون اور مجامع اس دور میں ہندوستان کے علماء کی فنون حدیث اور اہم کتب حدیث کی تشریح میں ایسی کتابیں ہیں جنہیں تمام علماء نے شرف قبولیت بخشا ہے۔ان

میں سے شیخ محمد اشرف لدھیانوی کیعون المعبود فی شرح سنن ابی داؤد ہے اسی طرح شیخ خلیل احمد سہارنپوری کی بذل المجھود فی شرح سنن ابی داؤد علامہ عبدالرحمن مبارکپوری کی تحفۃ الاحوذی فی شرح سنن الترمذی، شیخ شبیر احمد دیوبندی کیفتح الملھم فی شرح صحیح مسلم جو وہ مکمل نہ کرسکے شیخ محمد زکریا کاندھلوی کی اوجز المسالک الی شرح موطا الامام مالک، فیض الباری، جو صحیح بخاری پر علامہ انور شاہ کشمیری کے افادات ہیں، یہ سب کتابیں ہمیشہ سے حدیث پاک کے طلبہ و علماء کے درمیان بہترین کتب اور مرجع رہی ہیں۔اسی طرح مرعاۃ المفاتیح فی شرح مشکوۃ المصابیح، شیخ الحدیث مولانا عبیداللہ مبارکپوری کی کتاب ہے جس کی اب تک چار جلدیں سامنے آچکی ہیں۔علامہ ظہیر حسن نیموی کی کتاب آثار السنن مذہب حنفی کی تائید اور نقدِ حدیث میں بلند مرتبہ کتاب سمجھی جاتی ہے جو علم حدیث میں علماء ہندوستان کی تالیفات میں بہترین اور مفید اضافہ ہے اور سب اپنی جگہ پر قابل استفادہ ہیں مگر ان سب سے بیک وقت استفادہ ناممکن ہے اس لیے یہاں تطبیق روایات میں نامور علمائے دیوبند میں سے علامہ انور شاہ کشمیری اور مفتی محمد شفیع عثمانی کی تفسیر و شروحات حضرت موسیٰ علیہ السلام وجاہت موسیٰ علیہ السلام بارے احادیث متعارضہ سے رفع تعارض سے استفادہ کیا گیا ہے۔مثال اول: کی آیت نمبر 69 کے حوالے سے معانی کی وضاحت کے اعتبار سے احادیث میں تعارض پایا جاتا ہے جس کی بارے سورۃ الأحزاب تفصیل میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:"یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِیْهًا"[i]

اے ایمان والو! ان جیسے نہ ہونا جنھوں نے موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کو ستایا تو اللہ نے اسے اس بات سے بَری فرمادیا جو انہوں نے کہی اور موسیٰ علیہ السلام اللہ کے یہاں آبرو والے ہیں۔بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حوالے سے جو ایذاء رساں کلام ذکر کی ہیں جن میں سے پہلی روایت سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ کیا تھا مفسرین نے اس آیہ کریمہ کی تفسیر میں دو روایات متعارضہ تعالیٰ عنہ اور دیگر صحابہ عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے یوں منقول ہے:"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مُوسَى كَانَ رَجُلًا حَيِيًّا سِتِّيرًا لَا يُرَى مِنْ جِلْدِهِ شَيْءٌ

اسْتِحْيَاءً مِنْهُ فَآذَاهُ مَنْ آذَاهُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَقَالُوا مَا يَسْتَتِرُ هَذَا التَّسَتُّرَ إِلَّا مِنْ عَيْبٍ بِجِلْدِهِ إِمَّا بَرَصٌ وَإِمَّا أُدْرَةٌ وَإِمَّا آفَةٌ وَإِنَّ اللَّهَ أَرَادَ أَنْ يُبَرِّئَهُ مِمَّا قَالُوا لِمُوسَى فَخَلَا يَوْمًا وَحْدَهُ فَوَضَعَ ثِيَابَهُ عَلَى الْحَجَرِ ثُمَّ اغْتَسَلَ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ إِلَى ثِيَابِهِ لِيَأْخُذَهَا وَإِنَّ الْحَجَرَ عَدَا بِثَوْبِهِ فَأَخَذَ مُوسَى عَصَاهُ وَطَلَبَ الْحَجَرَ فَجَعَلَ يَقُولُ ثَوْبِي حَجَرُ ثَوْبِي حَجَرُ حَتَّى انْتَهَى إِلَى مَلَإٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَرَأَوْهُ عُرْيَانًا أَحْسَنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ وَأَبْرَأَهُ مِمَّا يَقُولُونَ وَقَامَ الْحَجَرُ فَأَخَذَ ثَوْبَهُ فَلَبِسَهُ وَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا بِعَصَاهُ فَوَاللَّهِ إِنَّ بِالْحَجَرِ لَنَدَبًا مِنْ أَثَرِ ضَرْبِهِ ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا أَوْ خَمْسًا فَذَلِكَ قَوْلُهُ"[iii] يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَى فَبَرَّأَهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا وَكَانَ عِنْدَ اللَّهِ وَجِيهًا"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا موسیٰ علیہ السلام بہت حیادار اور ستر پوش مرد تھے ان کے حیاء کی وجہ سے ان کے جسم اطہر کا کوئی حصہ بھی نہیں دیکھا جا سکتا تھا۔ بنی اسرائیل کے لوگوں نے ان کو بہت اذیت پہنچائی تھی اور انہوں نے کہا یہ اس قدر ستر پوشی صرف اس لیے کرتے ہیں کہ ان کے جسم میں کوئی عیب ہے: یا تو ان کو برص ہے یا فتق ہے یا کوئی اور بیماری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسی علیہ السلام کو ان کے اس قول سے بری کرنا چاہا تو موسی علیہ السلام نے ایک دن تنہائی میں کپڑے اتار کر پتھر پر رکھ دیے اور پھر غسل کرنے لگے۔ جب غسل سے فارغ ہونے ہو کر اپنے کپڑوں کی طرف آئے تاکہ انہیں زیب تن فرمائیں تو پتھر ان کے کپڑے لے کر بھاگ نکلا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا مبارک لیا اور پتھر کی تلاش میں نکل پڑے اور ساتھ ساتھ کہہ رہے تھے اے پتھر میرے کپڑے دے یہاں تک کہ بنی اسرائیل کی ایک جماعت کے پاس پہنچے تو انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو برہنہ حالت میں دیکھا کہ آپ اللہ کی پیدا کردہ مخلوق سے زیادہ خوبصورت تھے اور جو بات وہ ان کی طرف منسوب کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں اس سے ان کو بَری کر دیا۔ پتھر وہاں ٹھہر گیا۔ آپ نے اپنے کپڑے لے کر پہنے اور پھر پتھر کو مارنا شروع کر دیا۔ بخدا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مارنے کے باعث پتھر پر تین یا چار یا پانچ نشانات پڑ گئے تھے اسی لیے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اے ایمان والو! ان جیسے نہ ہونا جنہوں نے موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کو ستایا تو اللہ نے اسے اس بات سے بَری فرما دیا جو انہوں نے کہی اور موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام اللہ کے یہاں آبرو والے ہیں۔ دوسری روایت حضرت علی کرم اللہ وجہہ

الکریم، حضرت عبداللہ بن مسعود اور صحابہ عظام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی ایک جماعت سے اس طرح منقول ہے: "عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَى فَبَرَّأَهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا)[iii] قَالَ: صَعِدَ مُوسَى وَهَارُونُ الْجَبَلَ فَمَاتَ هَارُونُ فَقَالَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ لِمُوسَى: أَنْتَ قَتَلْتَهُ كَانَ أَشَدَّ حُبًّا لَنَا مِنْكَ وَأَلْيَنَ لَنَا مِنْكَ فَآذَوْهُ فِي ذَلِكَ، فَأَمَرَ اللَّهُ الْمَلَائِكَةَ فَحَمَلَتْهُ وَتَكَلَّمَتْ بِمَوْتِهِ حَتَّى عَرَفَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ أَنَّهُ قَدْ مَاتَ فَدَفَنُوهُ فَلَمْ يَعْرِفْ مَوْضِعَ قَبْرِهِ إِلَّا الرَّخَمُ وَإِنَّ اللَّهَ جَعَلَهُ أَصَمَّ أَبْكَمَ"[iv] حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے سورت احزاب کی آیت نمبر انہتر (69) کی تفسیر بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام ایک پہاڑ پر چڑھے، حضرت ہارون علیہ السلام کا وہیں پر وصال ہو گیا تو بنی اسرائیل حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہنے لگے کہ آپ نے انہیں قتل کر دیا ہے کیونکہ وہ آپ کی بہ نسبت ہم سے زیادہ محبت کرتے تھے اور آپ کی بہ نسبت زیادہ نرم مزاج تھے، تو انہوں نے ان باتوں سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اذیت پہنچائی پھر اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا تو وہ حضرت ہارون علیہ السلام کا جسم اطہر اٹھا، لائے اور ان کی موت کی خبر دی، تب بنی اسرائیل نے سمجھ لیا کہ حضرت ہارون علیہ السلام نے اپنی طبعی موت سے ہی وصال فرمایا ہے، پھر انہون نے آپ کی تدفین کر دی مگر ان کی قبر کی جگہ کو سوائے رخم کے کوئی نہیں جانتا اور بے شک اللہ تعالیٰ نے اس کو بہرہ اور گونگا کر دیا تھا۔ احادیث میں تعارض کی نوعیت احادیث میں وجہ تعارض یہ ہے کہ ایک ہی آیت کے دو مختلف شان نزول بیان کیے گئے ہیں۔ حدیث حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے اذیت کا سبب ان کے جسم کا کوئی حصہ نہیں تھا بلکہ ان کے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کا وصال تھا جبکہ حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں اس آیت کے شان نزول میں بنی اسرائیل کی وہ گستاخیاں تھی جو انہوں نے اپنے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے جسم اطہر کے حوالے سے کیں۔ تطبیق احادیث میں مفتی محمد شفیع عثمانی کا نظریہ مفتی محمد شفیع عثمانی مذکورہ احادیث معارضہ کے مابین تطبیق کی کیفیت بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں: اگرچہ اس آیت کے شان نزول میں بعض صحابہ عظام سے ایذاء موسیٰ علیہ السلام کا ایک قصہ اور بھی مشہور ہے وہ بھی اس کے ساتھ ضرور ملحق ہے مگر تفسیر آیت وہی راجح ہے جو مرفوع

حدیث میں موجود ہے اور وہ حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔ موسیٰ علیہ السلام بہت حیادار اور ستر پوش مرد تھے ان کے حیاء کی وجہ سے ان کے جسم اطہر کا کوئی حصہ بھی نہیں دیکھا جاسکتا تھا۔ بنی اسرائیل کے لوگوں نے ان کو بہت اذیت پہنچائی تھی اور انہوں نے کہا یہ اس قدر ستر پوشی صرف اس لیے کرتے ہیں کہ ان کے جسم میں کوئی عیب ہے: یاتو ان کو برص ہے یا فتق ہے یا کوئی اور بیماری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسی علیہ السلام کو ان کے اس قول سے بری کرنا چاہا تو موسی علیہ السلام نے ایک دن تنہائی میں کپڑے اتار کر پتھر پر رکھ دیے اور پھر غسل کرنے لگے۔ جب غسل سے فارغ ہونے ہو کر اپنے کپڑوں کی طرف آئے تاکہ انہیں زیب تن فرمائیں تو پتھر ان کے کپڑے لے کر بھاگ نکلا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا مبارک لیا اور پتھر کی تلاش میں نکل پڑے اور ساتھ ساتھ کہہ رہے تھے اے پتھر میرے کپڑے دے یہاں تک کہ بنی اسرائیل کی ایک جماعت کے پاس پہنچے تو انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو برہنہ حالت میں دیکھا کہ آپ اللہ کی پیدا کردہ مخلوق سے زیادہ خوبصورت تھے اور جو بات وہ ان کی طرف منسوب کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں اس سے ان کو بَری کر دیا۔ مثال دوم: نعم مسؤلہ کی تفصیل اور ان بارے احادیث متعارضہ سے رفع تعارض رسول اللہ ﷺ سے سورۃ التکاثر کی آخری آیت میں نعمتوں کے حوالے سے دریافت کیا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے ان نعمتوں کی جو تفصیل بیان فرمائی اس میں اختلاف ہے جنہیں ان کے مصادر کے ساتھ ذیل میں بیان کیا جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں پہلے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت کو نقل کیا جاتا ہے: "عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، فَأَطْعَمْتُهُمْ رُطَبًا، وَأَسْقَيْتُهُمْ مَاءً، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَذَا مِنَ النَّعِيمِ الَّذِي تُسْأَلُونَ عَنْهُ"[۷] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے انہیں تر کھجوریں کھلائیں اور پانی پلایا تو نبی ﷺ نے فرمایا: یہ وہ نعمتیں ہیں جن کے بارے تم سے پوچھا جائے گا۔ دوسری حدیث جو حضرت ابوہریرہ، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے میں

جن نعم مسئولہ کا ذکر ہے مندرجہ ذیل ہیں:"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ:خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَاعَةٍ لَا يَخْرُجُ فِيهَا وَلَا يَلْقَاهُ فِيهَا أَحَدٌ، فَأَتَاهُ أَبُو بَكْرٍ، فَقَالَ: «مَا جَاءَ بِكَ يَا أَبَا بَكْرٍ»؟ فَقَالَ: خَرَجْتُ أَلْقَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْظُرُ فِي وَجْهِهِ وَالتَّسْلِيمَ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ جَاءَ عُمَرُ، فَقَالَ: «مَا جَاءَ بِكَ يَا عُمَرُ»؟ قَالَ: الجُوعُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَأَنَا قَدْ وَجَدْتُ بَعْضَ ذَلِكَ، فَانْطَلَقُوا إِلَى مَنْزِلِ أَبِي الهَيْثَمِ بْنِ التَّيْهَانِ الأَنْصَارِيِّ» وَكَانَ رَجُلًا كَثِيرَ النَّخْلِ وَالشَّاءِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ خَدَمٌ فَلَمْ يَجِدُوهُ، فَقَالُوا لِامْرَأَتِهِ: أَيْنَ صَاحِبُكِ؟ فَقَالَتْ: انْطَلَقَ يَسْتَعْذِبُ لَنَا المَاءَ، فَلَمْ يَلْبَثُوا أَنْ جَاءَ أَبُو الهَيْثَمِ بِقِرْبَةٍ يَزْعَبُهَا فَوَضَعَهَا ثُمَّ جَاءَ يَلْتَزِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُفَدِّيهِ بِأَبِيهِ وَأُمِّهِ، ثُمَّ انْطَلَقَ بِهِمْ إِلَى حَدِيقَتِهِ فَبَسَطَ لَهُمْ بِسَاطًا، ثُمَّ انْطَلَقَ إِلَى نَخْلَةٍ فَجَاءَ بِقِنْوٍ فَوَضَعَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَفَلَا تَنَقَّيْتَ لَنَا مِنْ رُطَبِهِ»؟ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَرَدْتُ أَنْ تَخْتَارُوا، أَوْ قَالَ: تَخَيَّرُوا مِنْ رُطَبِهِ وَبُسْرِهِ، فَأَكَلُوا وَشَرِبُوا مِنْ ذَلِكَ المَاءِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هَذَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مِنَ النَّعِيمِ الَّذِي تُسْأَلُونَ عَنْهُ يَوْمَ القِيَامَةِ، ظِلٌّ بَارِدٌ، وَرُطَبٌ طَيِّبٌ، وَمَاءٌ بَارِدٌ"[vi] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ اپنے کاشانہ عالیہ سے کسی ایسے وقت باہر تشریف لائے کہ عموما اس وقت آپ ﷺ اس وقت گھر سے باہر نہیں نکلتے اور نہ ہی کسی سے ملاقات فرماتے تھے پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں پوچھا! اے ابو بکر کون سی چیز تمہیں یہاں لائی؟ عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں آپ ﷺ کی زیارت کرنے اور آپ ﷺ کو سلام کرنے کے لیے نکلا ہوں۔ پھر کچھ ہی دیر میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لے آئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا اے عمر کس وجہ سے آئے ہو؟ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ بھوک کی وجہ سے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اور میں نے بھی کچھ اس طرح کی کیفیت محسوس کی ہے، پھر حضرت ابوالھیثم التیہان الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر کی طرف تشریف لے گئے اور ان کے بہت سے کھجوروں کے باغات تھے مگر ان کے پاس کوئی خادم نہیں تھا ۔جب وہ اپنے گھر میں نہ ملے تو ان کی عورت سے پوچھا تیرے خاوند کہاں ہیں؟ تو اس نے عرض کی کہ وہ ہمارے لیے میٹھا پانی لینے کے

لیے گئے ہوئے ہیں پھر کچھ ہی دیر بعد وہ پانی کا بھرا ہوا مٹکا اٹھائے تشریف لائے اور پانی کا مٹکا رکھتے ہی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چمٹ گئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں پھر انہیں اپنے باغ میں لے گئے اور ان کے لیے باغ میں ایک چٹائی بچھادی اور خود ایک درخت سے کھجوروں کا خوشہ لا کر ان کے سامنے رکھ دیا تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا کہ آپ نے تر کھجوریں کیوں نہ لائے تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرا ارادہ تھا کہ آپ ﷺ جو پسند فرمائیں یا انہوں نے کہا کہ: خشک اور تر میں سے جو پسند فرمائیں پھر آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ نے کھجوریں کھائیں اور جو وہ پانی لائے تھے اس سے پانی پیا۔ بعد ازاں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تمہیں قیامت کے دن جن نعمتوں کے حوالے سے پوچھا جائے گا وہ ٹھنڈا سایہ، تر پاکیزہ کھجوریں اور ٹھنڈا پانی ہے۔ ایک تیسری حدیث حضرت عسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ: "عَنْ أَبِي عَسِيبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلًا فَمَرَّ بِأَبِي بَكْرٍ فَدَعَاهُ فَخَرَجَ إِلَيْهِ , ثُمَّ مَرَّ بِعُمَرَ فَدَعَاهُ فَخَرَجَ إِلَيْهِ , ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِي وَنَحْنُ مَعَهُ حَتَّى دَخَلَ بَعْضَ حَوَائِطِ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: " أَطْعِمْنَا بُسْرًا " فَأَتَاهُمْ بِعِذْقٍ فَأَكَلُوا مِنْهُ وَأَتَاهُمْ بِمَاءٍ فَشَرِبُوا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: " هَذَا مِنَ النَّعِيمِ الَّذِي تُسْأَلُونَ عَنْهُ " فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّا لَمَسْئُولُونَ عَنْ هَذَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: " نَعَمْ إِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ:كِسْرَةٍ يَسُدُّ بِهَا الرَّجُلُ جُوعَهُ، وَخِرْقَةٍ يُوَارِي بِهَا عَوْرَتَهُ، وَحَجَرٍ يَدْخُلُ فِيهِ مِنَ الْحَرِّ وَالْبَرْدِ"[vii] حضرت عسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ ایک دفعہ رات کے وقت اپنے کاشانہ عالیہ سے نکلے اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے انہیں بھی اپنے ساتھ لے لیا پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گزرے تو انہیں بھی اپنے ساتھ لے کر چل پڑے اور ہم آپ ﷺ کے ساتھ تھے یہاں تک کہ ایک انصاری کے باغ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ نے انہیں حکم فرمایا کہ ہمیں بسر کھلاؤ تو وہ ان کے پاس ایک خوشہ لایا پھر انہوں نے اس میں سے کچھ کھجوریں کھائیں تب وہ ان کے لیے پانی لایا تو سب نے پانی پیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ وہ نعمتیں جن کے بارے بروز

حشر تم سے سوال ہو گا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا بروز حشر ہمیں ان کے بارے سوال کیا جائے گا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں! صرف تین نعمتوں بارے سوال نہ ہو گا جس سے کوئی شخص اپنی بھوک مٹاتا ہے، کپڑے کا وہ ٹکڑا جس سے وہ اپنا ستر ڈھانپتا ہے، اور پتھر کی وہ غار جس میں گرمیوں اور سردیوں میں داخل ہوتا ہے۔ "عَن عِكْرِمَة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لما نزلت هَذِه الْآيَة{لتسألن يَوْمئِذٍ عَن النَّعيم} قَالَ الصَّحَابَة: وَفِي أَي نعيم نَحن يَا رَسُول الله وَإِنَّمَا نَأْكُل فِي أَنْصَاف بطوننا خبز الشّعير فَأوحى الله إِلَى نبيه أَن قل لَهُم: أَلَيْسَ تحتذون النِّعَال وتشربون المَاء الْبَارِد فَهَذَا من النَّعيم"[viii] حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں جب یہ آیت {لتسألن يَوْمئِذٍ عَن النَّعيم} نازل ہوئی تو صحابہ عظام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم سے کس نعمت کا سول کیا جائے گا حالانکہ ہم جو کی روٹی سے آدھے پیٹ بھرتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کی طرف وحی نازل فرمائی، اے نبی ﷺ آپ انہیں فرمائیں کیا تم جوتے نہیں پہنتے اور ٹھنڈا پانی نہیں پیتے تو یہ سب نعمتیں ہیں۔ اس کے علاوہ ایک اور حدیث پاک میں مسئولہ نعمتوں کا ذکر اس طرح ہے: "عَن أبي هُرَيْرَة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لما نزلت هَذِه الْآيَة {ثمَّ لتسألن يَوْمئِذٍ عَن النَّعيم}قَالَ النَّاس: يَا رَسُول الله عَن أَي النَّعيم نسْأَل وَإِنَّمَا هما الأسودان والعدوّ حَاضر وسيوفنا على عواتقنا قَالَ: أما إِن ذَلِك سَيكون"[ix] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں جب یہ آیت ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ نازل ہوئی تو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم سے کن نعمتوں کے بارے سوال ہو گا؟ یہی صرف دو کالی چیزیں، حالانکہ حالت یہ ہے کہ دشمن ہمارے سر پر سامنے ہے اور ہماری تلواریں ہمارے کاندھوں پر ہیں، پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جن نعمتوں بارے سوال ہو گا وہ بعد میں ہوں گی۔ اس کے علاوہ ایک اور روایت میں ہے "عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ قَالَ: الْأَمْنُ وَالصِّحَّةُ"[x]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ بارے ارشاد فرمایا: اس سے مراد امن اور صحت ہے۔ "عن أبي الدرداء رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قال عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ قَالَ: نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي يُعْقِدُونَ السَّمْنَ وَالْعَسَلَ بِالنِّقْيِ، فَيَأْكُلُونَهُ" [xi] حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مذکور مسئولہ نعمتوں بارے ارشاد فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ گھی اور شہد کو ران کے ساتھ گاڑھا کر کے کھائیں گے۔ اس کے علاوہ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: "إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْؤُولًا" [xii] بے شک کان اور آنکھ اور دل ان سب سے سوال ہونا ہے۔ اس کے علاوہ ایک روایت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے: "عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَزُولُ قَدَمُ ابْنِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عِنْدِ رَبِّهِ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ خَمْسٍ، عَنْ عُمُرِهِ فِيمَ أَفْنَاهُ، وَعَنْ شَبَابِهِ فِيمَ أَبْلَاهُ، وَمَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَ أَنْفَقَهُ، وَمَاذَا عَمِلَ فِيمَا عَلِمَ" [xiii] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن ابن آدم کے قدم اپنے رب کے سامنے سے اس وقت تک نہ ہٹیں گے جب تک اس سے پانچ چیزوں کے متعلق سوال نہ کر لیا جائے۔ ایک یہ کہ اس نے اپنی عمر کن کاموں میں فنا کر دی؟ دوسرے یہ کہ اس نے اپنی جوانی کن کاموں میں گزاری؟ تیسرے اس کے مال کے بارے سوال ہوگا کہ مال کیسے کمایا؟ چوتھے یہ کہ وہ مال کہاں خرچ کیا؟ پانچویں اس کے علم بارے پوچھا جائے گا کہ اس پر کس قدر عمل کیا؟۔ احادیث میں تعارض کی نوعیت احادیث مذکورہ میں وجہ تعارض یہ ہے کہ سورت التکاثر کی آخری آیت میں بیان کردہ نعم مسئولہ کی تفصیل میں قرآن وسنت کے مابین تعارض پایا جاتا ہے کہ: روایات میں کہیں نعم مسئولہ سے مراد امن اور صحت ہے اور کہیں کھجور اور پانی، کہیں جوتا پہننا اور درخت کا سایہ، کہیں پیٹ بھر کا کھانا کھانا، ستر ڈھانپنے کے لیے کپڑے کا میسر ہونا، کہیں شہد اور گھی کا استعمال، کہیں آنکھ، کان، اور دل اور کہیں رسول اللہ ﷺ کے فرمان میں نعم مسئولہ سے مراد وہ نعمتیں ہیں جن کا وجود اس وقت نہ تھا اور وہ بعد میں آنے والی تھیں۔ تطبیق

احادیث میں مفتی شفیع عثمانی کا موقفمفتی محمد شفیع عثمانی معارف القرآن میں اس آیت کی تفسیر میں رقمطراز ہیں: یہ آیت مجمل ہے اور اس کی تفسیر حالات کے موافق رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمائی ہے اس طرح کہ جن نعمتوں کے متعلق سوال ہو گا وہ بعض تو خود قرآن مجید نے ہی بیان کر دی ہیں جیسے آنکھ کان اور دل اب ان سے متعلق لاکھوں نعمتیں ایسی ہیں جنہیں انسان ہر لمحہ استعمال کرتا ہے لہٰذا احادیث میں کوئی تعارض نہیں ہے۔[xiv] یعنی ان احادیث میں کوئی تعارض نہیں ہے جن بعض حادیث میں بعض نعمتوں کو ایک خاص اہتمام سے بیان کیا گیا ہے تو صرف ان کی اہمیت وافادیت کے پیش نظر بیان کیا گیا ہے لہٰذا اب اس بارے کوئی اعتراض نہ ہو گا۔

References

i Al-Ahzab33:69

ii Al-Jami 'al-Sahih, Kitab al-Anbiya', chapter Hadith al-Khidr with Moses 3/1249, Hadith: 3223.

iii Al-Ahzab33:69

iv Mustadrak, Kitab Tawarikh al-Muqtadmin min al-Anbiya 'wa al-Mursalin, 2/632, Hadith: 4110

v Musnad Ahmad, 23/8, Hadith: 14637

vi Jami 'al-Tirmidhi, Chapter: What's in the Life of the Companions of the Prophet, 4/583, Hadith: 2369 -

vii Shrah Mushkil ul Asar, The statement of what is narrated on the authority of Salam in Tawil Qawwal Allah Ta'ala: Then, on that Day, you will be questioned about the Bliss, , 1/408, Hadith: 468.

viii Musnad Ikram (may Allah be pleased with him): 8/392

ix Musnad Abi Huraira, may Allah be pleased with him, 3/25, Hadith: 1406 -

x Ahmad ibn Hanbal, Al-Zuhd, Dar Ibn Rajab, second edition, 2003, Beirut-Lebanon, 1/290, Hadith: 862, 2355 -

xi Al-Zuhd, narrated by Abdullah, 1/93, Hadith: 166

xii Al-Isra17:33

xiii Jami 'al-Tirmidhi, Chapter on Resurrection, 4/612, Hadith: 2416, 2417.

[xiv] Uamani, Mufti Muhammad Shafi, Ma'arif-ul-Quran, Maktab-e-Rahmania, Lahore, Pakistan: 8/570